

طور پر غلط کہنا بڑی دبیہ دگیری اور جرات کا کام ہے۔ پھر شیطان کے متعلق یہ گمان کرنا بھی صحیح نہیں ہے کہ اس نے فرشتوں کو بھکایا ہوگا کیونکہ شیطان تو شیطان بنا ہی ہے انکار سجدہ کے بعد۔ ورنہ اس سے پہلے وہ شیطان نہ تھا۔ اس لئے بھکانا کس طرح پایا جاسکتا ہے۔ بہر حال مجموعی حیثیت سے نظم دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔

سلاسل | از جناب جاں نثار اختر ایم۔ اے۔ تقطیع خور و ضحافت ۲۸ صفحات، کتابت و طباعت اور کاغذ عمدہ ڈسٹ کوڑو بصورت قیمت عمر پتہ، کتب خانہ علم و ادب دہلی۔

جاں نثار اختر بہ قول جوش ملیح آبادی کے 'ہماری جدید شاعری کے اختر تابندہ ہیں۔ ایک ایسے اختر تابندہ جس کے اندر آفتاب چھپا ہوا ہے اور جو پوری تانباکی کے ساتھ دنیا کے ادب کو جگمگا دینے والا ہے'۔ جاں نثار کے کلام میں مظلوم انسانیت کی درد انگیز چیخیں اور پھیرے ہوئے شباب کے وجد آفریں ترانے ساتھ ساتھ پائے جاتے ہیں وہ کبھی مزدوروں اور کسانوں کی حالتِ زار پر افسوس ہاتے ہیں اور کبھی کسی ایک مجسمہ ناز کو خطاب کر کے اپنے دل آرزو مندی و اداواتِ نہاتی صاف صاف بیان کرنے لگتے ہیں جس میں کہیں کہیں مد سے زیادہ شوخی اور نگینی پیدا ہو جاتی ہے۔ تاہم مجموعہ کلام سے یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ فطری شاعر ہیں اور انھوں نے محض فیشن کے طور پر شعر کہنے کی خونیں ڈالی ہے۔ پھر چونکہ آجکل کے بعض مشہور نوجوان شاعرانہ برعکس تعلیم یافتہ بھی ہیں اس لئے اصول فن اور زبان و بیان کے انقاس سے بھی ان کے اشعار خالی ہوتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب انھیں کے کلام کا مختصر انتخاب ہے جس میں چھوٹی بڑی ۳۸ نظمیں، غزلیں اور قطعات شامل ہیں۔ ادبی حیثیت سے یہ مجموعہ دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔

شمع انجمن | از جناب صادق انجیری صاحب ایم۔ اے۔ دہلوی تقطیع خور و ضحافت ۱۹۸ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت عمر گردپوش خوبصورت پتہ، کتب خانہ علم و ادب دہلی۔

صادق انجیری صاحب آجکل کے ان افسانہ نگاروں میں سے ہیں جو ادب کی اس صنف میں

فن کار کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو مروجہ اصطلاح "ٹیکنک" سے پورے طور پر باخبر ہیں۔ زبان کی شستگی اور عذراگ و رشتہ میں ملی ہے۔ اس سے پہلے صادق صاحب کے افسانوں کا ایک مجموعہ "چراغِ حرم" کے نام سے شائع ہو کر مقبول ہو چکا ہے اب انھوں نے یہ دوسرا مجموعہ شائع کیا ہے جس میں سولہ افسانے شامل ہیں، ان کا موضوع زیادہ تر سماجی اور معاشرتی اصلاح ہے، واقعیت کا رنگ پلاٹ میں بہت نمایاں ہے۔ امید ہے کہ "شعِ انجمن" کو بھی "چراغِ حرم" کی طرح مقبولیت حاصل ہوگی۔

بن باسی دیلوی | از اشرف صبوحی صاحب دہلوی۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۹۰ صفحات۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ گرد پوش خوبصورت قیمت بجا پتہ برکتب خانہ علم۔ ادب جامع مسجد اردو بازار دہلی۔

اشرف صبوحی صاحب دہلی کے ان چند نوجوان اربابِ قلم میں سے ہیں جن کو دلی کی ٹکسالی زبان میں لکھنے اور بات چیت کرنے کا بڑا اچھا سلیقہ ہے۔ موصوف کے قلم سے متعدد چھوٹی بڑی کہانیاں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں۔ اب انھوں نے ایک انگریزی ناول کا ترجمہ بن باسی بھول کے نام سے شائع کیا ہے یہ ترجمہ عام ترجموں کے برخلاف اس اعتبار سے آزاد ترجمہ کہا جاسکتا ہے کہ اس میں مترجم نے اصل کے ناموں اور مقامات کے بجائے ہندوستانی نام اور مقامات استعمال کئے ہیں جس سے یہ فائدہ ہو گا کہ پڑھنے والے کو ترجمہ میں اصل کا لطف آسکے گا۔ افسانہ کا موضوع انسانی تمدن کی ابتدائی حالت ہے کہ یہ لوگ اس عہد میں کس طرح رہتے پتے تھے۔ ان کا لباس کیا تھا۔ معاشرت کے آداب، خیالات و عقائد، رسم و رواج۔ اور توہمات و مظنیات اور مشاغل حیات و واجبات زندگی کیا تھے۔ ان کی محبت کیسی سادہ اور ان کی فطرت کس درجہ بھولی بھالی ہوتی تھی۔ اس میں ایک حد تک مغربی علماء کے ان افکار و خیالات کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو وہ انسان کے ابتدائی دور تمدن و معاشرت سے متعلق رکھتے ہیں۔ ممکن ہے یہ واقعات ہندوستان کے ابتدائی تمدن کے خاکہ سے مختلف ہوں اور اس لئے ان سے کوئی تاریخی فائدہ مرتب نہ ہو سکے۔ بہر حال افسانہ اپنی افسانوی حیثیت میں بہت دلچسپ اور کامیاب ہے۔ ایک مرتبہ شروع کر دینے کے بعد ختم کئے بغیر اس کو ہاتھ سے رکھ دینا گوارا نہیں ہوتا۔